فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا حافظ قرآن روز قیامت اپنے رشتہ داروں میں سے سات افراد کی شفاعت کرے گا؟

جواب: اس بارے میں کوئی روایت ثابت نہیں۔

سوال: نبی کریم ﷺ کا نام کیا ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کے دو ذاتی نام ہیں؛ ① احمد (سورت الصّف: ۶)، ② محمد (آل عمران: ۱۴۴، سورت الاحزاب: ۴۰، سورت محمد: ۲، سورت الفتح: ۲۹)

صفاتی نام بے شمار ہیں۔

سوال: نبی کریم ﷺ کے معجزات کتنے ہیں؟

جواب: معجزہ نبوت کی صداقت پر ایسی دلیل ہے، جو عاجز کر دیتی ہے۔ معجزاتِ رسول علی صاحبہا الصلوۃ والسلام بے شمار ہیں۔

❀ علامہ ابن العربی مالکی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

''ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہزار معجزے جمع کیے ہیں۔ یہ دو طرح کے ہیں؛ ① جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے، وہ تو متواتر ہیں۔ ② جو خبر واحد کے ساتھ نقل ہوئے ہیں۔ یہ وہ اُمور ہیں، جو نبی کریم ﷺ سے خرق عادت صادر ہوئے ہیں، ان کا صدور ایک نبی سے ہی ہو سکتا ہے، ان کے ذریعہ چیلنج کیا جا تا ہے۔''

(المَسالك شرح مؤطأ الإمام مالك : 455/2)

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمُصْطَفٰی بِمُعْجِزَاتٍ أُخَرَ زَائِدَاتٍ عَلَى الْأَلْفِ وَالْمِئَیْنِ .

''مصطفیٰ کریم ﷺ کو ان بارہ سو کے علاوہ بھی معجزات عطا ہوئے ہیں۔''

(شرح مقدمة صحيح مسلم :2/1)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ جَمَعْتُ نَحْوَ أَلْفِ مُعْجِزَةٍ .

''میں نے تقریباً ایک ہزار معجزات جمع کیے ہیں۔''

(الفُرقان بين أولياء الرّحمٰن وأولياء الشّيطان، ص 158)

سوال: کیا نبی کریم ﷺ کا ذکر پہلی سماوی کتب میں ہے؟

جواب: جی ہاں، قرآن کریم نے اسے ثابت کیا ہے۔ (الاعراف:١٥٧)

سوال: کیا اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا تھا؟

جواب: بعض کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو عطائی علم غیب حاصل ہے، جس بنا پر آپ تمام پوشیدہ وظاہر باتوں سے واقف ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کو عطائی غیب حاصل نہ تھا، بلکہ صرف انہی باتوں کا علم تھا، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آگاہ کر دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾(الأعراف : ١٨٨)

''اے نبی! کہہ دیجیے، میں اپنی جان کے نفع ونقصان کا بھی مالک نہیں، مگر جو اللہ چاہے، میں غیب جانتا ہوتا، تو بہت سی بھلائیاں سمیٹ لیتا اور مجھے نقصان نہ پہنچتا، میں تو صرف اہل ایمان کو ڈرانے اور خوشخبریاں سنانے آیا ہوں۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اپنے تمام تر معاملات اللہ کے سپرد کر دیں اور خبر دیں کہ آپ غیب دان نہیں، نہ ہی کسی چیز پر مطلع ہیں، سوائے اس کے جس پر اللہ نے مطلع کر دیا ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 249/3)

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحٰى إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِيْنٌ﴾(الأحقاف : ۹)

''پیغمبر! کہہ دیں، میں کوئی پہلا رسول نہیں ہوں، مجھے اپنے اور آپ کے ساتھ پیش آمدہ حالات کا بھی علم نہیں، میں تو وحی کی پیروی کرتا ہوں اور میں اللہ کے عذاب سے واضح ڈرانے والا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے اس عقیدہ کا یوں اظہار کروایا ہے:

﴿وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ﴾(الأنعام : ۵۰)

''میں غیب نہیں جانتا۔''

ایک یہودی عالم نے رسول اللہ ﷺ سے چند سوالات کیے، آپ ﷺ نے جواب دیے، وہ یہودی چلا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

مَا لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ، حَتّٰى أَتَانِيَ اللّٰهُ بِهِ .

''مجھے کسی سوال کا بھی جواب معلوم نہ تھا، یہاں تک کہ اللہ نے مجھے (بذریعہ وحی) آگاہ کردیا۔''

(صحیح مسلم : 315)

سوال: صدقہ کا جانور ذبح کر کے دینا چاہیے یا بغیر ذبح کے؟

جواب: اگر عام صدقہ ہے، تو دونوں طرح درست ہے۔ اگر قربانی یا عقیقہ وغیرہ کا جانور ہے، تو ذبح کر کے دینا چاہیے۔

سوال: کیا عقیقہ کا گوشت خود بھی کھا سکتے ہیں؟

جواب: عقیقہ کا گوشت امیر و غریب سب کھا سکتے ہیں۔

سوال: کیا محرم و صفر میں نکاح منع ہے؟

جواب: کسی مہینے میں نکاح کرنا منع نہیں۔ ممانعت کے لیے دلیل چاہیے۔

سوال: کیا عدت میں نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: عدت میں نکاح نہیں ہو سکتا۔ البتہ پیغام نکاح کا اشارہ ہو سکتا ہے۔ (سورت بقرہ: ۲۳۵)

سوال: اگر کسی نے عدت میں نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ یہ زنا ہے۔ یہ نکاح کروانے والے اور اس پر گواہ بننے والے سب گناہ گار ہیں۔

سوال: نکاح کے وقت سہرا باندھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

(سوال): فاسق اور گمراہ میں کیا فرق ہے؟

(جواب): فسق کا تعلق عمل سے ہے اور گمراہی کا تعلق دل سے۔ فاسق اس کو کہتے ہیں، جو کسی گناہ کو گناہ سمجھ کر کرے۔ اور گمراہ اسے کہتے ہیں، جو گناہ کو گناہ نہ سمجھے، اگرچہ وہ اس گناہ کا ارتکاب نہ کرتا ہو۔

مثلاً ڈاڑھی منڈانے والا فاسق ہے، اگر وہ ڈاڑھی کے وجوب کا قائل ہو۔ اور جو شخص ڈاڑھی کے وجوب کا ہی منکر ہو، وہ گمراہ ہے، خواہ اس نے خود ڈاڑھی رکھی ہو، یا نہ رکھی ہو۔

(سوال): کیا قبر کی مٹی اجسام انبیاء پر اثر انداز ہوتی ہے؟

(جواب): قبر کی مٹی اجسام انبیاء پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ انبیائے کرام کے اجسام مٹی پر حرام کر دیے گئے ہیں۔

(سوال): کیا یہود و نصاریٰ کافر ہیں؟

(جواب): یہود و نصاریٰ کافر ہیں۔ (سورت البینۃ: ۱)

(سوال): وحدت الوجود کے بارے کیا فرماتے ہیں؟

(جواب): وحدۃ الوجود کا معنی یہ ہے کہ پوری کائنات میں ایک ہی وجود ہے اور وہ ہے رب تعالیٰ کا، باقی تمام اجسام اللہ تعالیٰ کا پَرتو ہیں۔ یہ کفریہ عقیدہ ہے۔ اس کا بانی مبانی حسین بن منصور حلاج (۳۰۹ھ) ہے۔ یہ زندیق اور حلولی تھا۔ اس کے کفر و الحاد پر علمائے حق کا اجماع و اتفاق ہے۔ اس کا بنیادی عقیدہ یہ تھا کہ اللہ ہر چیز میں حلول کر گئے ہیں۔ اس کے کفر و الحاد کی وجہ سے علما نے اس کا خون جائز قرار دیا تھا اور اسے قتل کر دیا گیا تھا۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''میں حلاج کے حق میں اسی شخص کو تعصب رکھتے دیکھتا ہوں، جو اسی کے جیسا

عقیدہ رکھتا ہے۔اس سے ذکر کیا گیا ہے کہ اس نے (خالق ومخلوق کے درمیان) جمع کو لازم کیا تھا۔یہی وحدتِ مطلقہ (وحدت الوجود) والوں کا عقیدہ ہے۔ اسی لیے آپ ''الفصوص'' کے مصنف ابن عربی کو دیکھیں گے کہ وہ اس کی تعظیم کرتا ہے اور جنید کی گستاخی کرتا ہے۔''

(لسان المیزان : 315/2)

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) لکھتے ہیں:

''اس زمانہ کے تمام علما حلاج کے خون کے مباح ہونے پر متفق ہو گئے تھے۔''

(تلبیس إبلیس :154/1)

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

''بغداد کے علما حلاج کے کافر و زندیق ہونے پر متفق ہو گئے تھے اور انہوں نے اسے قتل کرنے اور سولی پر لٹکانے پر اجماع کر لیا تھا اور اس وقت علمائے بغداد ہی دنیا کے (کبار) علما شمار ہوتے تھے۔''

(البدایة والنّهایة : 832/14)

سوال: نبی کریم ﷺ کو رب تعالیٰ کا پَرتو قرار دینا کیسا ہے؟

جواب: یہ غلو پر مبنی گمراہ کن عقیدہ ہے۔

سوال: کس قسم پر کفارہ ہے؟

جواب: کفارہ اس قسم پر ہے، جو آئندہ کی کسی بات پر اُٹھائی جائے، مثلاً ''اللہ کی قسم! میں فلاں کام کروں گا۔'' اس طرح کی قسم میں اگر وہ کام نہ کیا، تو کفارہ واجب ہوگا۔ ماضی کی کسی بات یا معاملہ پر جھوٹی قسم اُٹھانے پر توبہ ہے، کفارہ نہیں۔

سوال: نماز میں ہاتھ کہاں باندھنے چاہییں؟

جواب: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر سینے پر رکھنا چاہیے۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''صحابہ کو حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں بازو پر رکھے۔''

(صحيح البخاري: 740)

سیدنا ہلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ (سلام کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں اور بائیں دونوں جانب پھرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے تھے، راویٔ حدیث یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے یہ طریقہ بیان کیا کہ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے جوڑ کے اوپر رکھا۔''

(مسند الإمام أحمد: 226/5، التحقيق لابن الجوزي: 338/1، جامع المسانيد والسنن للحافظ ابن كثير: 12/296-297، ح: 9693، وسندهٗ حسنٌ)

ابن جریر ضبی رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

''میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں کو گٹی سے پکڑ کر انہیں ناف سے اوپر رکھا ہوا تھا۔''

(سنن أبي داود: 757، وسندهٗ حسنٌ)

امام بیہقی رحمہ اللہ (۲/۳۰) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تغلیق التعلیق: ۲/۴۴۳) نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

امام سعید بن جبیر تابعی رحمہ اللہ سے نماز میں ہاتھ باندھنے کی جگہ کے بارے میں پوچھا گیا، تو فرمایا:

''ناف سے اوپر۔''

(الأمالي لعبد الرزاق : 54، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''میں نے اپنے والد (امام اہل سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ) کو دیکھا کہ جب وہ نماز پڑھتے تو اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر ناف کے اوپر رکھتے تھے۔''

(مسائل الإمام أحمد برواية ابنه عبد اللّٰه : 260)

۞ حافظ خطابی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''سنت طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے پر ایک دوسرے کے اوپر رکھے۔''

(أعلام الحديث :1/652)

۞ علامہ ابن رسلان رحمہ اللہ (۸۴۴ھ) لکھتے ہیں:

''یہ دلیل ہے کہ ہاتھ باندھنے کا مسنون طریقہ سینے پر باندھنا ہے۔''

(شرح سنن أبي داود : 4/309)

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے پر کوئی دلیل ثابت نہیں۔

سوال: کیا درود شریف کے مخصوص وظیفہ سے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوتی ہے؟

جواب: درود کارِ ثواب اور عبادت ہے، نبی کریم ﷺ سے محبت کا بہترین اظہار ہے۔ مگر یہ کہنا کہ فلاں وقت میں فلاں طریقہ سے اتنی اتنی بار درود پڑھا جائے، تو ضرور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوتی ہے، اس پر کوئی دلیل شرعی موجود نہیں۔ نبی کریم ﷺ کی زیارت صحیح العقیدہ اور صالح العمل انسان کو ہو سکتی ہے، مگر زیارت کا دعویٰ کرنے والے اکثر جھوٹے اور گمراہ ہوتے ہیں، ان کا کوئی اعتبار نہیں۔

سوال: حدیث: ''جو ہفتہ کی صبح کسی ضرورت کے لیے نکلا، تو میں اس کی حاجت پوری ہونے کا ضامن ہوں۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ روایت تاریخ اصبہان لابی نعیم (۱/۳۸۸) وغیرہ میں آتی ہے۔ اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

① محمد بن عبید اللہ عرزمی متروک ہے۔

② ابو اسحاق سبیعی کا عنعنہ ہے۔

سوال: امام سورت فاتحہ سے پہلے بسم اللہ جہری پڑھے یا سری؟

جواب: دونوں طرح جائز ہے۔

سوال: حدیث: ''عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ پڑھنا بغیر عمامہ کے ستر جمع پڑھنے کے برابر ہے۔'' کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ روایت تاریخ دمشق لابن عساکر (۳۷/۳۵۴) اور الغرائب الملتقطہ لابن حجر (۵/۳۹۴) وغیرہ میں آتی ہے۔ یہ جھوٹی روایت ہے۔ عباس بن کثیر وغیرہ مجہول ہے۔ اس روایت کی دیگر اسناد بھی غیر ثابت ہیں۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''موضوع'' (جھوٹی) کہا ہے۔

(لسان المیزان: 4/413)

سوال: قرآن صندوق میں پڑھا ہے، کیا اسے نیچے رکھا جا سکتا ہے؟

جواب: رکھا جا سکتا ہے، کوئی حرج نہیں۔ قرآن تو صندوق میں محفوظ ہی ہے۔

سوال: کیا ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' کا ورد ننانوے بلاؤں کو دور کرتا ہے؟

جواب: کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ بابرکت ہے۔ مگر یہ کہنا کہ اس سے ننانوے بلائیں

دور ہوتی ہیں محتاج دلیل ہے۔

سوال: کیا مصر کے مینار آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار برس قبل موجود تھے؟

جواب: اس پر کوئی دلیل نہیں۔

سوال: کیا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے جنات زمین پر رہتے تھے؟

جواب: کتاب وسنت میں اس پر کوئی دلیل قائم نہیں۔

سوال: نوح علیہ السلام نے دنیا میں کتنی برس قیام کیا؟

جواب: قیام کی مدت معلوم نہیں، البتہ ساڑھے نوسو برس تبلیغ کی۔

سوال: غُرور اور غَرور میں کیا فرق ہے؟

جواب: غُرور دھوکہ کو اور غَرور دھوکہ دینے والے کو کہتے ہیں۔

سوال: زنا کی حد کے لیے کتنے گواہ مطلوب ہیں؟

جواب: چار عینی گواہ۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی دیکھنے میں شک کا اظہار کیا، سب کی گواہی رد ہو جائے گی۔

سوال: جس پر حد نافذ ہو گئی، کیا اس کا گناہ ختم ہو گیا؟

جواب: جی ہاں، گناہ ختم ہو جائے گا۔

سوال: جس پر زنا کی حد لگ جائے، کیا اس پر نماز جنازہ پڑھا جائے گا؟

جواب: جی ہاں، اس کا نماز جنازہ پڑھا جائے گا۔

سوال: اگر منبر کے بغیر خطبہ دیا، کیا جمعہ ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں، جمعہ ہو جائے گا۔ البتہ سنت کا التزام چاہیے۔